افادات: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
انتخاب وترتیب: محمد حنیف خالد

شب براءت کی فضیلت

(احادیث کی روشنی میں)

شب براءت کے بارے میں استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا مدلل خطاب اور جناب مولانا دلاور حسین کملائی زید مجدہم کا تحقیقی مضمون ایک رسالے کی شکل میں طبع ہوکر عرصہ ہوا منظر عام پر آچکا ہے جس سے ماشاء اللہ عام خاص ہر دو طبقے مستفید ہورہے ہیں زیر نظر شمارے میں وہیں سے چند اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں۔.................(مرتب)

(۱) شب براءت کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ دس صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے احادیث مروی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی فضیلت بیان فرمائی، ان میں سے بعض احادیث سند کے اعتبار سے بے شک کچھ کمزور ہیں اور ان احادیث کے کمزور ہونے کی وجہ سے بعض علماء نے یہ کہہ دیا کہ اس رات کی فضیلت بے اصل ہے، لیکن حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن اس کی تائید بہت سی احادیث سے ہوجائے تو اس کی کمزوری دور ہوجاتی ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ دس صحابۂ کرام سے اس کی فضیلت میں روایات موجود ہیں لہٰذا جس رات کی فضیلت میں دس صحابہ کرام سے روایات مروی ہوں اس کو بے بنیاد اور بے اصل کہنا بالکل غلط ہے (ص:۸،۹)

(۲) امت مسلمہ کے جو خیر القرون ہیں یعنی صحابہ کرام کا دور، تابعین کا دور، تبع تابعین کا دور، اس میں بھی اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے، لوگ اس رات میں عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں لہٰذا اس کو بدعت کہنا، یا بے بنیاد اور بے اصل کہنا درست نہیں، صحیح بات یہی ہے کہ یہ فضیلت والی رات ہے، اس رات میں عبادت کرنا، باعث اجر وثواب ہے اور اس کی خصوصی اہمیت ہے۔ (ص:۹)

(۳) البتہ یہ بات درست ہے کہ اس رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں کہ فلاں

[redacted]

طریقہ سے عبادت کی جائے، جیسے بعض لوگوں نے اپنی طرف سے ایک طریقہ گھڑ کر یہ کہہ دیا کہ شب براءت میں اس خاص طریقے سے نماز پڑھی جاتی ہے، مثلاً پہلی رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے وغیرہ وغیرہ، اس کا کوئی ثبوت نہیں، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے، بلکہ نفلی عبادت جس قدر ہو سکے وہ اس رات میں انجام دی جائے، نفل نماز پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں، ذکر کریں، تسبیح پڑھیں، دعائیں کریں، یہ ساری عبادتیں اس رات میں کی جاسکتی ہیں لیکن کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں۔ (ص:۱۰)

(۴) اس رات میں ایک اور عمل ہے جو ایک روایت سے ثابت ہے، وہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے گئے، اب چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں جنت البقیع میں تشریف لے گئے اس لیے مسلمان اس بات کا اہتمام کرنے لگے کہ شب براءت میں قبرستان جائیں لیکن میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ ایک بڑی کام کی بات بیان فرمایا کرتے تھے، جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے، فرماتے تھے کہ جو چیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجے میں ثابت ہو اسی درجے میں اسے رکھنا چاہئے، اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے، لہٰذا ساری حیات طیبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ جانا مروی ہے، کہ آپ شب براءت میں جنت البقیع تشریف لے گئے، چونکہ ایک مرتبہ جانا مروی ہے اس لیے تم بھی اگر زندگی میں ایک مرتبہ چلے جاؤ تو ٹھیک ہے، لیکن ہر شب براءت میں جانے کا اہتمام کرنا، التزام کرنا، اور اس کو ضروری سمجھنا اور اس کو شب براءت کے ارکان میں داخل کرنا اور اس کو شب براءت کا لازمی حصہ سمجھنا اور اس کے بغیر یہ سمجھنا کہ شب براءت نہیں ہوئی، یہ اس کو اس کے درجے سے آگے بڑھانے والی بات ہے (ص:۱۰،۱۱)

(۵) ایک مسئلہ شب براءت کے بعد والے دن یعنی پندرہ شعبان کے روزے کا ہے، اس کو بھی سمجھ لینا چاہئے، وہ یہ کہ سارے ذخیرۂ حدیث میں اس روزے کے بارے میں صرف ایک روایت میں ہے کہ شب براءت کے بعد والے دن روزہ رکھو لیکن یہ روایت ضعیف ہے لہٰذا اس روایت کی وجہ سے خاص پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں البتہ پورے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لیکن ۲۸ اور ۲۹ شعبان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو، تاکہ رمضان کے روزوں کے لیے انسان نشاط کے ساتھ تیار رہے۔ (ص:۲۳)

☆☆☆☆